نماز کے کون سے واجب چھوڑنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز کے کچھ واجبات ایسے بھی ہیں جن کو بھولنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، تو وہ واجبات کون سے ہیں ؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کے متعلق دو طرح کے واجبات ہوتے ہیں : (۱) واجبات اصلیہ : جن کا وجوب تکبیر تحریمہ کے سبب ہوتا ہے اور یہ نماز کے اندر اس کی تکمیل کے لیے ضروری ہوتے ہیں کہ ان کے بغیر نماز کامل ہی نہیں ہوتی۔ (۲) واجبات خارجیہ : جن کا وجوب امر خارج کے سبب ہوتا ہے خواہ یہ نماز کے اندر ہوں یا باہر، در حقیقت یہ فی نفسہ مستقل واجب ہوتے ہیں، نہ کہ خاص نماز کے لیے۔

پس سجدۂ سہو نماز کے واجبات اصلیہ کو بھول کر ترک کرنے سے واجب ہوتا ہے جیسا کہ نمازِ وتر میں دعائے قنوت کو بھولے سے چھوڑ دینا؛ کیونکہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کا پڑھنا نماز کے واجبات اصلیہ میں سے ہے۔ جبکہ واجبات خارجیہ کو بھول کر ترک کرنا سجدۂ سہو کا موجب نہیں ہوتا جیسا کہ نماز میں بھولے سے خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا؛ کیونکہ قرآنی سورتوں میں ترتیب قائم رکھنا نماز کے واجبات اصلیہ میں سے نہیں بلکہ واجبات تلاوت میں سے ہے۔ یوں ہی جماعت اور ایام تشریق میں تکبیرات تشریق وغیرہ۔

ملک العلماء علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات : 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں : ”فسبب وجوبه ترك الواجب الأصلي في الصلاة، أو تغييره أو تغيير فرض منها عن محله الأصلي ساهيا؛ لأن كل ذلك يوجب نقصانا في الصلاة فيجب جبره بالسجود“ ترجمہ : پس سجدہ سہو کے واجب ہونے کا سبب نماز میں بھول کر واجبِ اصلی کا ترک کرنا، یا اس میں تبدیلی کرنا، یا نماز کے کسی فرض کو اس کے اصل مقام سے پھیر دینا ہے؛ کیونکہ یہ

سب باتیں نماز میں نقص پیدا کرتی ہیں، پس اس کی تلافی سجدے کے ذریعے واجب ہوتی ہے۔ (البدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل بیان سبب وجوب سجود السہو، جلد1، صفحہ164، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: "سببه ترك واجب من واجبات الصلاة الأصلية سهوا وهو المراد بقوله بترك واجب لا كل واجب" **ترجمہ: سجدہ سہو کا سبب نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کسی واجب کا سہواً ترک کرنا ہے، اور صاحب کنز الدقائق کے اس قول "واجب کو ترک کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے" سے یہی مراد ہے، نہ کہ ہر (طرح کا) واجب ترک کرنا۔** (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ101، دار الکتاب الاسلامی)

شیخ برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 956ھ/1549ء) لکھتے ہیں: "قال القاضي صدر الإسلام: وجوبه بشيء واحد وهو ترك الواجب، قال صاحب الذخيرة وهذا أجمع ما قيل فيه؛ لأن الوجوه كلها تخرج عليه" **ترجمہ: قاضی صدر الاسلام نے فرمایا: سجدہ سہو کا وجوب ایک ہی چیز سے ہوتا ہے، اور وہ ہے واجب کو ترک کرنا۔ صاحبِ ذخیرہ نے فرمایا: یہی سب سے جامع قول ہے جو اس مسئلے کے متعلق کہا گیا ہے؛ کیونکہ تمام کی تمام صورتیں اس پر وارد ہو جاتی ہیں۔** (غنیۃ المتملی، فصل فی سجود السہو، جلد2، صفحہ400، مطبوعہ یوپی ہند)

علامہ محمد عابد بن احمد سندی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1257ھ/1841ء) لکھتے ہیں: "أي أجمع ما قيل في سبب وجوب السهو لأن سائر ما ذكره الفقهاء من اسباب ذلك داخل تحت قولنا "بترك واجب" أي من واجبات الصلاة الاصلية سهواً لا كل واجب فلو ترك ترتيب السور لا يلزمه شيئ مع كونه واجبا لأنها من واجبات نظم القرآن لا من واجبات الصلاة فتركها لا يوجب السجود" **ترجمہ: یعنی وجوبِ سجدۂ سہو کے سبب کے بارے میں یہی سب سے جامع قول ہے، کیونکہ فقہائے کرام نے سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے جو دیگر اسباب بیان کیے ہیں، وہ سب ہمارے اس قول کے تحت آجاتے ہیں کہ واجب ترک کرنے کے ساتھ یعنی نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کسی واجب کے بھول کر ترک کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، ہر (قسم کے) واجب کے ترک سے نہیں۔ پس اگر کسی نے سورتوں کی ترتیب کو ترک کیا، تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، باوجودیہ کہ سورتوں میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے؛ کیونکہ یہ نظم قرآنی کے واجبات میں سے ہے، نہ کہ نماز کے واجبات میں سے، لہٰذا اس کا ترک سجدۂ سہو کو لازم نہیں کرتا۔** (طوالع الأنوار شرح الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ362، مخطوطہ)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

"ترتیب الٹنے سے نماز کا اعادہ واجب ہو، نہ سجدہ سہو آئے۔ ہاں یہ فعل ناجائز ہے، اگر قصداً کرے گنہگار ہو گا ورنہ نہیں، اور اگر بعد کی سورت پڑھنا چاہتا تھا زبان سے اوپر کی سورت کا کوئی حرف نکل گیا تو اب اسی کو پڑھے، اگرچہ خلاف ترتیب ہو گا؛ کہ یہ اس نے قصداً نہ کیا اور اس کا حرف نکل جانے سے اس کا حق ہو گیا، کہ اب اسے چھوڑنا قصداً چھوڑنا ہو گا۔... فی ردالمحتار أنهم قالوا يجب الترتيب في سور القرآن، فلو قرأ منكوسا أثم لكن لا يلزمه سجود السهو لأن ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة كما ذكره في البحر في باب السهو (ردالمحتار میں ہے کہ فقہائے کرام نے فرمایا: قرآنی سورتوں میں ترتیب واجب ہے، تو اگر کسی نے خلاف ترتیب پڑھا تو وہ گنہگار ہو گا لیکن اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا؛ کیونکہ یہ واجبات قراءت میں سے ہے، نماز کے واجبات میں سے نہیں۔ جیسا کہ البحر الرائق کے باب السہو میں ہے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 357-358، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے۔... کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے، مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدۂ سہو نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 708-709، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-724

تاریخ اجراء: 04 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/2 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net